(امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "فیضانِ رمضان" سے لئے گئے مواد کی پانچویں قسط)

کل صفحات 23

سحری کا درست وقت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم : اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ''فیضانِ رَمضان'' کے صفحہ 100 تا 122 سے لیا گیا ہے۔

دُعائے عطّار

یااللہ پاک! جو کوئی رسالہ ''**سحری کا دُرست وقت**'' کے 23 صَفحات پڑھ یا سن لے اُسے رَمَضان وقراٰن کی شفاعت نصیب فرما اور جنّتُ الْفِردوس میں اپنے پیارے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے پڑوس میں اعلیٰ نعمتیں کھانے کا شَرَف عطا کر۔ اٰمین

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''بے شک دُعا زمین وآسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔''
(تِرمِذی ج ٢ ص ٢٨ حدیث ٤٨٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزے کی نیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کیلئے **نیّت** شرط ہے۔ لٰہذا ''بے نیّتِ روزہ اگر کوئی اِسلامی بھائی یا اسلامی بہن صُبحِ صادِق کے بعد سے لے کر غُروبِ آفتاب تک بالکل نہ کھائے پئے تب بھی اُس کا **روزہ نہ ہوگا**'' (ماخوذ از رَدُّالْمُحتار ج ٣ ص ٣٩٣) رَمضان شریف کا **روزہ** ہو یا **نَفْل** یا **نَذرِ مُعَیَّن** کا روزہ (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے کسی مَخصُوص دِن کے روزے کی مَنّت مانی ہو مَثَلاً خُود سُن سکے اتنی آواز سے یوں کہا ہو کہ ''مجھ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے اِس سال رَبیعُ الاوّل شریف کی ہر پیر شریف کا روزہ ہے۔'' تو یہ **نَذرِ مُعَیَّن** ہے اور اِس مَنّت کا پُورا کرنا واجب ہوگیا۔) اِن تینوں قِسم کے روزوں کے لئے غُروبِ آفتاب کے بعد سے لے کر ''**نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی**'' (اسے ضَحْوۂ کُبریٰ بھی کہتے ہیں) سے پہلے پہلے تک جب بھی **نیّت** کرلیں **روزہ** ہو جائے گا۔ (دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج ٣ ص ٣٩٣)

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

نِصفُ النّہارِ شَرعی کا وَقت معلوم کرنے کا طریقہ

جس دِن کا **نِصفُ النّہار شَرعی** معلوم کرنا ہو اُس دِن کے صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک کا وَقت شُمار کر لیجئے اور اُس سارے وَقت کے دو حِصّے کر لیجئے پہلا آدھا حِصّہ خَتم ہوتے ہی "نِصفُ النّہارِ شَرعی" کا وَقت شُروع ہو گیا۔ مَثَلاً آج صُبحِ صادِق ٹھیک پانچ بجے ہے اور غُروبِ آفتاب ٹھیک چھ بجے۔ تو دونوں کے درمیان کا وَقت کُل تیرہ گھنٹے ہوا، اِن کے دو حِصّے کریں تو دونوں میں کا ہر ایک حِصّہ ساڑھے چھ گھنٹے کا ہوا۔ اب صُبحِ صادِق کے پانچ بجے کے بعد والے اِبتِدائی ساڑھے چھ گھنٹے ساتھ مِلا لیجئے، تو اِس طرح دِن کے ساڑھے گیارہ بجے کے فوراً بعد "نِصفُ النّہارِ شَرعی" کا وَقت شُروع ہو گیا تو اب ان تین طرح کے روزوں کی نِیّت نہیں ہو سکتی۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۹۳ مُلَخّصاً)

بیان کردہ تین قِسْم کے روزوں کے عِلاوہ دیگر جتنی بھی اَقسامِ روزہ ہیں اُن سب کیلئے یہ لازِمی ہے کہ راتوں رات یعنی غُروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر صُبحِ صادِق تک نِیّت کر لیجئے، اگر صُبحِ صادِق ہو گئی تو اب **نِیّت** نہیں ہو سکے گی۔ مَثَلاً قَضائے روزۂ رَمَضان، کَفّارے کے روزے، قَضائے روزۂ نَفل (روزۂ نَفل شُروع کرنے سے واجِب ہو جاتا ہے، اب بے عُذرِ شَرعی توڑنا گُناہ ہے۔ اگر کسی طرح سے بھی ٹوٹ گیا خواہ عُذر سے ہو یا بلا عُذر، اِس کی قضا بہرحال واجِب ہے) "روزۂ نَذرِ غیرِ مُعَیَّن" (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے روزہ کی مَنّت تو مانی ہو مگر دِن مخصوص نہ کیا ہو اِس مَنّت کا بھی پورا کرنا واجِب ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے مانی ہوئی ہر شَرعی مَنّت کا پورا کرنا واجِب ہے جب کہ زَبان سے اِس طرح کے اَلفاظ اتنی آواز سے کہے ہوں کہ خود سن سکے، مَثَلاً اِس طرح کہا: "مجھ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے ایک **روزہ** ہے" اب چُونکہ اِس میں دِن مخصوص نہیں کیا کہ کون سا **روزہ** رکھوں گا لہٰذا زِندگی میں جب بھی مَنّت کی نِیّت سے **روزہ** رکھ لیں گے مَنّت ادا ہو جائے گی۔ مَنّت کیلئے زَبان سے کہنا شَرط ہے اور یہ بھی شَرط ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے کہیں کہ خود سُن لیں، مَنّت کے اَلفاظ اتنی آواز سے ادا تو کئے کہ خود سُن لیتا مگر بہرا پن یا کسی قِسْم کے شور وغل وغیرہ کی وجہ سے سن نہ پایا جب بھی مَنّت ہو گئی اِس کا پورا کرنا واجِب ہے) وغیرہ وغیرہ ان سب روزوں کی **نِیّت** رات میں ہی کر لینی ضَروری ہے۔ (ایضاً)

"مجھے ماہِ رَمَضان سے پیار ہے" کے بیس حُروف کی نسبت سے روزے کی نیّت کے 20 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **ادائے** روزۂ رَمَضان اور نَذرِ مُعَیَّن (یعنی مقرّر کردہ منّت) اور نَفل کے روزوں کیلئے نِیّت کا وَقت غُروبِ آفتاب کے

بعد سے ضَحْوَۂ کُبریٰ یعنی نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی سے پہلے پہلے تک ہے اِس پورے وَقْت کے دَوران آپ جب بھی نِیَّت کرلیں گے یہ روزے ہو جائیں گے۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمحتار ج۳ ص۳۹۳)

﴿۲﴾ نِیَّت دِل کے اِرادے کا نام ہے زَبان سے کہنا شَرْط نہیں، مگر زَبان سے کہہ لینا مُسْتَحَب ہے اگر رات میں روزۂ رَمضان کی نِیَّت کریں تو یُوں کہیں: نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ۔

ترجَمہ: میں نے نِیَّت کی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے کل اِس رَمَضان کا فَرض روزہ رکھوں گا۔

﴿۳﴾ اگر دن میں نِیَّت کریں تو یُوں کہیں: نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ۔

ترجَمہ: میں نے نِیَّت کی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آج اِس رَمَضان کا فَرض روزہ رکھوں گا۔ (جَوہرہ ج۱ ص۱۷۵)

﴿۴﴾ عَرَبی میں نِیَّت کے کلِمات ادا کرنے اُسی وَقت نِیَّت شُمار کئے جائیں گے جبکہ اُن کے معنٰی بھی آتے ہوں، اور یہ بھی یاد رہے کہ زَبان سے نِیَّت کرنا خواہ کسی بھی زَبان میں ہو اُسی وَقْت کارآمد ہوگا جبکہ اُس وَقْت دِل میں بھی نِیَّت مَوجُود ہو۔ (اَیضاً)

﴿۵﴾ نِیَّت اپنی مادَری زَبان میں بھی کی جاسکتی ہے، عَرَبی میں کریں خواہ کسی اور زَبان میں، نِیَّت کرتے وَقْت دِل میں اِرادہ مَوجُود ہونا شَرْط ہے، وَرنہ بے خیالی میں صِرْف زَبان سے رَٹے رَٹائے جملے ادا کر لینے سے نِیَّت نہ ہوگی۔ ہاں زَبان سے رَٹی ہوئی نِیَّت کہہ لی مگر بعد میں نِیَّت کیلئے مقرّرہ وقْت کے اندر دِل میں بھی نِیَّت کرلی تو اب نِیَّت صحیح ہے۔ (رَدُّالْمحتار ج۳ ص۳۳۲)

﴿۶﴾ اگر دِن میں نِیَّت کریں تو ضَروری ہے کہ یہ نِیَّت کریں کہ میں صُبْحِ صادِق سے روزہ دار ہوں۔ اگر اِس طرح نِیَّت کی کہ اب سے روزہ دار ہوں صُبح سے نہیں، تو روزہ نہ ہوا۔ (جَوہَرہ ج۱ ص۱۷۵ و رَدُّالْمحتار ج۳ ص۳۹۴)

﴿۷﴾ دِن میں وہ نِیَّت کام کی ہے کہ صُبْحِ صادِق سے نِیَّت کرتے وَقْت تک روزے کے خِلاف کوئی اَمْر (یعنی مُعامَلہ) نہ پایا گیا

ہو۔ البتَّہ صُبحِ صادِق کے بعد بھول کر کھا پی لیا یا جماع کر لیا تب بھی نِیَّت صحیح ہو جائے گی۔ (مُلَخَّص از رَدُّالْمحتار ج۳ ص۳٦٧)

﴿۸﴾ **آپ** نے اگر یوں **نِیَّت** کی کہ ''کل کہیں دعوت ہوئی تو **روزہ** نہیں اور نہ ہوئی تو **روزہ** ہے''۔ یہ **نِیَّت** صحیح نہیں، آپ روزہ دار نہ ہوئے۔ (عَالمگِیری ج۱ ص۱٩٥)

﴿۹﴾ **ماہِ رَمضان** کے دِن میں نہ روزے کی **نِیَّت** کی نہ یہ کہ ''روزہ نہیں'' اگرچِہ معلوم ہے کہ یہ **رَمَضانُ الْمُبارَك** کا مہینا ہے **تو روزہ** نہ ہوگا۔ (عَالمگِیری ج۱ ص۱٩٥)

﴿۱۰﴾ **غُروبِ** آفتاب کے بعد سے لے کر رات کے کسی وَقْت میں بھی **نِیَّت** کی پھر اِس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا تو **نِیَّت** نہ ٹُوٹی، وہ پہلی ہی کافی ہے پھر سے **نِیَّت** کرنا ضَروری نہیں۔ (جَوُهره ج۱ ص۱٧٥)

﴿۱۱﴾ **آپ** نے اگر رات میں روزے کی **نِیَّت** تو کی مگر پھر راتوں رات پکّا اِرادہ کر لیا کہ ''روزہ نہیں رکھوں گا'' تو اب وہ آپ کی، کی ہوئی نِیَّت جاتی رہی۔ اگر نئی **نِیَّت** نہ کی اور دِن بھر روزہ داروں کی طرح بھوکے پیاسے رہے تو روزہ نہ ہوا۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۳٩٨)

﴿۱۲﴾ **دورانِ** نَماز کلام (بات چیت) کی **نِیَّت** تو کی مگر بات نہیں کی تو نَماز فاسِد نہ ہوگی۔ اِسی طرح روزے کے دَوران توڑنے کی صِرف **نِیَّت** کر لینے سے **روزہ** نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی کوئی چیز نہ کرے۔ (جَوُهره ج۱ ص ۱٧٥)

﴿۱۳﴾ **سَحَری** کھانا بھی **نِیَّت** ہی ہے خواہ ماہِ رَمضان کے روزے کیلئے ہو یا کسی اور روزے کیلئے مگر جب سَحَری کھاتے وَقْت یہ اِرادہ ہے کہ صُبح کو **روزہ** نہ رکھوں گا تو یہ سَحَری کھانا **نِیَّت** نہیں۔ (اَیضاً ص۱٧٦)

﴿۱٤﴾ **رَمضانُ الْمُبارَك** کے ہر روزے کے لئے نئی **نِیَّت** ضَروری ہے۔ پہلی تاریخ یا کسی بھی اور تاریخ میں اگر پُورے **ماہِ رَمضان** کے روزے کی **نِیَّت** کر بھی لی تو یہ **نِیَّت** صِرف اُسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دِنوں کیلئے نہیں۔ (اَیضاً)

﴿۱۵﴾ ادائے رَمَضان اور نَذرِ مُعَیَّن اور نَفْل کے علاوہ باقی روزے مَثَلاً قضائے رَمَضان اور نَذرِ غیرِ مُعَیَّن اور نَفْل کی قضا اور نَذرِ مُعَیَّن کی قضا اور کَفّارے کا روزہ اور تَمَتُّع[۱] کا روزہ اِن سب میں عَین صُبْح چمکتے (یعنی ٹھیک صُبْحِ صادق کے) وَقْت یا رات میں **نِیَّت** کرنا ضَروری ہے اور یہ بھی ضَروری ہے کہ جو **روزہ** رکھنا ہے خاص اُسی مَخْصُوص روزے کی **نِیَّت** کریں۔ اگر اِن روزوں کی **نِیَّت** دِن میں (یعنی صُبْحِ صادِق سے لیکر ضَحوۂ کُبریٰ سے پہلے پہلے) کی تو نَفْل ہوئے پھر بھی اِن کا پُورا کرنا ضَروری ہے، توڑیں گے تو قَضا واجِب ہوگی، اگر چِہ یہ بات آپ کے عِلْم میں ہو کہ میں جو **روزہ** رکھنا چاہتا تھا یہ وہ **روزہ** نہیں ہے بلکہ نَفْل ہی ہے۔ (دُرِّمُختَار ج۳ ص۳۹۳)

﴿۱۶﴾ آپ نے یہ گُمان کر کے **روزہ** رکھا کہ میرے ذِمّے روزے کی قَضا ہے، اب رکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ گُمان غَلَط تھا۔ اگر فوراً توڑ دیں تو کوئی حَرَج نہیں، البتّہ بہتر یہی ہے کہ پورا کرلیں۔ اگر معلوم ہونے کے فوراً بعد نہ توڑا تو اب لازِم ہوگیا اسے نہیں توڑ سکتے اگر توڑیں گے تو قَضا واجِب ہے۔ (رَدُّالمُحتَار ج۳ ص۳۹۹)

﴿۱۷﴾ رات میں آپ نے قَضا روزے کی **نِیَّت** کی، اگر اب صُبْح شُروع ہو جانے کے بعد اِسے نَفْل کرنا چاہتے ہیں تو نہیں کرسکتے۔ (ایضاً ص۳۹۸) **ہاں راتوں رات نِیَّت تبدیل کی جاسکتی تھی۔**

﴿۱۸﴾ دورانِ نَماز بھی اگر روزے کی **نِیَّت** کی تو یہ **نِیَّت** صحیح ہے۔ (دُرِّمُختَار و رَدُّالمُحتَار ج۳ ص۳۹۸)

﴿۱۹﴾ کئی روزے قَضا ہوں تو **نِیَّت** میں یہ ہونا چاہیے کہ اُس **رَمَضان** کے پہلے روزے کی قَضا، دوسرے کی قضا اور

مدینہ

[۱]: حج کی تین قسمیں ہیں (۱) قِران (۲) تَمَتُّع (۳) اِفراد۔ قِران اور تَمَتُّع والے پر حج ادا کرنے کے بعد بطورِ شکرانہ حج کی قُربانی کرنا واجِب ہے جبکہ **اِفراد** والے کیلئے مُستحَب۔ اگر قِران اور تَمَتُّع والے بہت زیادہ مسکین اور مُحتاج ہیں مگر قِران اور تَمَتُّع کی نیّت کرلی ہے اور اب ان کے پاس نہ کوئی قُربانی کے لائق جانور ہے نہ رقم نہ ہی کوئی ایسا سامان وغیرہ ہے جسے فروخت کر کے قُربانی کا اِنتظام کرسکیں تو اب قُربانی کے بدلے ان پر دس روزے واجِب ہوں گے۔ تین روزے حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوّالُ المُکرم سے نویں ذُوا الحجّۃِ الحرام تک اِحرام باندھنے کے بعد اس بیچ میں جب چاہیں رکھ لیں۔ ترتیب وار رکھنا ضَروری نہیں، ناغہ کر کے بھی رکھ سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ سات، آٹھ اور نویں ذُوا الحجّۃِ الحرام کو رکھیں اور پھر تیرہ ذُوا الحجّۃِ الحرام کے بعد بقیہ سات روزے جب چاہیں رکھ سکتے ہیں بہتر یہ ہے کہ گھر جا کر رکھیں۔

اگر کچھ اِس سال کے قَضا ہو گئے کچھ پچھلے سال کے باقی ہیں تو یہ **نیَّت** ہونی چاہیئے کہ اِس **رَمَضان** کی قضا اور اُس **رَمَضان** کی قضا اور اگر دِن اور سال کو **مُعَیَّن** (یعنی Fix) نہ کیا، جب بھی ہو جائیں گے۔ (عالَمگیری ج ۱ ص ۱۹٦)

﴿۲۰﴾ **مَعاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ نے **رَمَضان** کا روزہ رکھ لینے کے بعد قَصْداً (یعنی جان بُوجھ کر) توڑ ڈالا تھا تو آپ پر اِس روزے کی قضا بھی ہے اور (اگر کفّارے کی شرائط پائی گئیں تو) ساٹھ روزے کَفّارے کے بھی۔ اب آپ نے **اِکسٹھ روزے** رکھ لئے قَضا کا دِن **مُعَیَّن** (fix) نہ کیا تو اِس میں قضا اور کَفّارہ دونوں ادا ہو گئے۔ (ایضاً)

داڑھی والی بچّی!

روزہ اور دیگر اعمال کی نیّتیں سیکھنے کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سُنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافِلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کیجئے اور دونوں جہانوں کی بَرَکتیں حاصل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک خوشگوار و خوشبودار ''مَدَنی بہار'' آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ رنچھوڑ لائن (بابُ الْمدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ ایک بار **عاشِقانِ رسول** کے تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں ایک تقریباً 26 سالہ اسلامی بھائی بھی شریکِ سفر تھے، وہ دُعا میں بَہُت گِریہ وزاری کرتے تھے۔ اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر بتایا کہ میری ایک ہی **مَدَنی مُنّی** ہے اور اُس کے چِہرے پر داڑھی کے بال اُگنے شُروع ہو گئے ہیں! اِس کی وجہ سے مجھے سَخْت تشویش ہے، ایکسرے اور ٹیسٹ وغیرہ سے سبَب سامنے نہیں آ رہا اور کوئی بھی عِلاج کارگر نہیں ہو پا رہا۔ ان کی درخواست پر شُرکائے مَدَنی قافِلہ نے ان کی مَدَنی مُنّی کیلئے دُعا کی۔ سفر مکمّل ہو جانے کے بعد جب دوسرے دن اُس دُکھیارے اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو اُنھوں نے مَسَرَّت سے جُھومتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی کہ بچّی کی امّی نے بتایا کہ آپ کے **مَدَنی قافلے** میں سفر پر روانہ ہونے کے دوسرے ہی دن **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر مَدَنی مُنّی کے چِہرے سے بال ایسے غائب ہوئے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں!

سحری کرنا سُنّت ہے

اللہ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کے کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اُس نے ہمیں روزے جیسی عظیمُ الشّان نعمت عنایت عطا فرمائی اور ساتھ ہی قُوّت کیلئے سَحَری کی نہ صِرف اِجازت مَرحمت فرمائی، بلکہ اِس میں ہمارے لئے ڈھیروں ثوابِ آخرت بھی رکھ دیا۔

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ کبھی سَحَری کرنے سے رہ جاتے ہیں تو فخر یہ یوں کہتے سنائی دیتے ہیں: ''ہم نے تو آج بِغیر سَحَری کے روزہ رکھا ہے!'' **مکّی مَدَنی آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کے دِیوانو!** یہ فخر کا موقع ہرگز نہیں، **سَحَری کی سُنَّت** چھوٹنے پر تو افسوس ہونا چاہیے کہ افسوس! تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک عظیم سُنّت چھوٹ گئی۔

ہزار سال کی عبادت سے بہتر

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ شَرَفُ الدّین اَلْمَعروف بابا بُلبُل شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''**اللہ رَبُّ العِزّت** نے مجھے اپنی رَحْمت سے اِتنی طاقت بَخْشی ہے کہ میں بِغیر کھائے پیئے اور بِغیر ساز و سامان کے بھی اپنی زندگی گُزار سکتا ہوں۔ مگر چُونکہ یہ اُمور حُضُور پُرنور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّت نہیں ہیں، اِس لئے میں اِن سے بچتا ہوں، **میرے نزدیک سُنّت کی پَیروی ہزار سال کی** (نفل) **عِبادت سے بہتر ہے۔**'' بہرحال تمام تر اَعْمال کا حُسن و جمال اِتّباعِ سُنّتِ مَحْبُوبِ رَبِّ ذُوالْجلال صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پِنْہاں ہے۔

سونے کے بعد سحری کی اجازت نہ تھی

اِبْتِداءً روزہ رکھنے والے کو غُروبِ آفتاب کے بعد صِرف اُس وَقْت تک کھانے پینے کی اِجازت تھی جب تک وہ سو نہ جائے، اگر سوگیا تو اب بیدار ہو کر کھانا پینا ممنُوع تھا۔ مگر ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے بندوں پر اِحسانِ عظیم فرماتے ہوئے **سَحَری** کی اِجازت مَرحمت فرمادی، اِس کا سَبَب بیان کرتے ہوئے **خزائنُ العِرفان** میں صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیہ رَحْمَۃُ اللہِ الہادِی نَقْل کرتے ہیں:

سَحَری کی اجازت کی حکایت

حضرتِ سَیِّدُ نا صَرمَہ بِن قَیس رضی اللہ تعالٰی عنہما مِحنتی شخص تھے۔ایک دن بَحالتِ روزہ اپنی زمین میں دِن بھر کام کر کے شام کو گھر آئے۔اپنی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کھانا طَلَب کیا، وہ پکانے میں مصروف ہوئیں۔آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تھکے ہوئے تھے، آنکھ لگ گئی۔کھانا تیّار کر کے جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جگایا گیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کھانے سے اِنکار کر دیا۔کیوں کہ اُن دِنوں (غُروبِ آفتاب کے بعد) سو جانے والے کیلئے کھانا پینا مَمْنُوع ہوجاتا تھا۔چُنانچِہ کھائے پئے بِغیر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دوسرے دِن بھی روزہ رکھ لیا۔آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کمزوری کے سَبَب بے ہوش ہوگئے۔ (تفسیرِ خازن ج۱ ص۱۲٦) تو ان کے حق میں یہ آیتِ مُقدَّسہ نازِل ہوئی:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (پ۲، البقرۃ:۱۸۷)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہوجائے سَفَیدی کا ڈَورا سِیاہی کے ڈَورے سے پَو پھٹ کر۔ پھر رات آنے تک روزے پُورے کرو۔

اِس آیتِ مُقدَّسہ میں رات کو سِیاہ ڈورے سے اور صُبْحِ صادِق کو سفید ڈورے سے تَشْبِیہ (تَش۔بِیہ) دی گئی۔ معنٰی یہ ہیں کہ تمہارے لئے رَمَضانُ الْمُبارَک کی راتوں میں کھانا پینا مُباح (یعنی جائز) قرار دے دیا گیا ہے۔

(خزائن العرفان ص ٦٢ بتصرف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزے کا اَذانِ فَجْر سے کوئی تَعلُّق نہیں یعنی فَجْر کی اَذان کے دَوران کھانے پینے کا کوئی جَواز ہی نہیں۔اذان ہو یا نہ ہو، آپ تک آواز پہنچے یا نہ پہنچے صُبْحِ صادِق سے پہلے پہلے آپ کو کھانا پینا بند کرنا ہوگا۔

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

﴿۱﴾ روزہ رکھنے کیلئے سَحَری کھا کر قُوّت حاصِل کرو اور دن (یعنی دوپہر) کے وَقت آرام (یعنی قَیلُولہ) کر کے رات کی عِبادت کیلئے طاقت حاصِل کرو۔ (ابنِ مَاجَہ ج ۲ ص ۳۲۱ حدیث ۱۶۹۳)

﴿۲﴾ تین آدمی جِتنا بھی کھالیں اُن سے کوئی حِساب نہ ہوگا بَشَرطیکہ کھانا حَلال ہو (۱) روزہ دار اِفطار کے وَقت (۲) سَحَری کھانے والا (۳) مجاہِد جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے راستے میں سَرحدِ اسلام کی حِفاظَت کرے۔ (مُعجَم کبیر ج ۱۱ ص ۲۸۵ حدیث ۱۲۰۱۲)

﴿۳﴾ سَحَری پوری کی پوری بَرَکت ہے پَس تم نہ چھوڑو چاہے یِہی ہو کہ تم پانی کا ایک گُھونٹ پی لو۔ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے رَحْمت بھیجتے ہیں سَحَری کرنے والوں پر۔ (مُسند امام احمد ج ٤ ص ۸۸ حدیث ۱۱۳۹۶)

کیا روزے کے لیے سَحَری شرط ہے؟

سَحَری روزے کیلئے شَرط نہیں، سَحَری کے بِغیر بھی **روزہ** ہوسکتا ہے مگر جان بُوجھ کر سَحَری نہ کرنا مُناسِب نہیں کہ ایک عظیم سُنّت سے مَحْرومی ہے اور سَحَری میں خُوب ڈَٹ کر کھانا ہی ضَروری نہیں، چند کھجوریں اور پانی ہی اگر بہ نِیّتِ سَحَری استِعمال کر لیں جب بھی کافی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بِن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، سُرُورِ قَلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سَحَری کے وَقت مجھ سے فرمایا: "میرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے مجھے کچھ کھلاؤ۔" تو میں نے کچھ کھجوریں اور ایک برتن میں پانی پیش کیا۔

(السُّنَنُ الکُبریٰ لِلنَّسائی ج ۲ ص ۸۰ حدیث ۲٤۷۷)

کھجور سے سَحَری کرنا سنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ روزہ دار کیلئے ایک تو سَحَری کرنا بذاتِ خُود سُنَّت اور کھجور سے سَحَری کرنا دوسری سُنَّت، کیوں کہ اللہ تعالٰی کے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے کھجور سے سَحَری کرنے کی ترغیب دی ہے۔ چُنانچہ سَیِّدُنا سائِب بِن یزید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نِعْمَ السَّحُوْرُ التَّمْرُ۔ یعنی کھجور بہترین سَحَری ہے۔'' (مُعجَم کبیر ج۷ ص۱۵۹ حدیث ۶۶۸۹)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ''نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ۔ یعنی کھجور مومن کی کیا ہی اچّھی سَحَری ہے۔''

(ابوداوٗد ج ۲ ص۴۴۳ حدیث۲۳۴۵)

سَحَری کا وقت کب ہوتا ہے؟

حنفیوں کے بَہُت بڑے عالم حضرتِ عَلّامہ مولانا علی قاری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی فرماتے ہیں: ''بعضوں کے نزدیک سَحَری کا وَقْت آدھی رات سے شُروع ہوجاتا ہے۔'' (مِرقاۃُالمفاتیح ج٤ ص۴۷۷)

سَحَری میں تاخیر اَفضل ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا یَعْلٰی بن مُرَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے کہ پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''تین چیزوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ محبوب رکھتا ہے (۱) اِفطار میں جلدی اور (۲) سَحَری میں تاخیر اور (۳) نَماز (کے قِیام) میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔'' (مُعجَم اَوسَط ج۵ ص۳۲۰ حدیث ۷۴۷۰)

سَحَری میں تاخیر سے کونسا وقت مُراد ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَحَری میں تاخیر کرنا مُسْتَحَب ہے مگر اتنی تاخیر بھی نہ کی جائے کہ صُبحِ صادِق کا شُبہ ہونے لگے! یہاں ذِہن میں یہ سُوال پیدا ہوتا ہے کہ ''تاخیر'' سے مُراد کون سا وَقت ہے؟ مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الحَنّان ''تفسیرِ نعیمی'' میں فرماتے ہیں: ''اِس سے مُراد رات کا چھٹا حِصّہ ہے۔'' پھر سُوال ذِہن میں اُبھرا کہ رات کا

چھٹا حِصّہ کیسے معلوم کیا جائے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ **غُروبِ آفتاب سے لے کر صُبحِ صادِق تک رات کہلاتی ہے۔** مَثَلاً کسی دِن **سات** بجے شام کو سُورج غُروب ہوا اور پھر **چار** بجے صُبحِ صادِق ہوئی۔ اِس طرح غروبِ آفتاب سے لے کر صُبحِ صادِق تک جو نو گھنٹے کا وَقفہ گزرا وہ رات کہلایا۔ اب رات کے اِن نو گھنٹوں کے برابر برابر چھ حِصّے کر دیجئے۔ ہر حِصّہ **ڈیڑھ گھنٹے** کا ہوا، اب رات کے آخری ڈیڑھ گھنٹے (یعنی اڑھائی بجے تا چار بجے) کے دوران صُبحِ صادِق سے پہلے پہلے **سَحَری** کرنا تاخیر سے کرنا ہوا۔ **سَحَری** و افطار کا وَقت روزانہ بدلتا رہتا ہے۔ بیان کئے ہوئے طریقے کے مُطابِق جب چاہیں رات کا چھٹا حِصّہ نِکال سکتے ہیں۔ اگر رات **سَحَری** کر لی اور روزے کی نِیَّت بھی کر لی۔ تب بھی بَقِیَّہ رات کے دوران کھا پی سکتے ہیں، نئی نِیَّت کی حاجت نہیں۔

اَذانِ فجر نَماز کیلئے ہے نہ کہ روزہ بند کرنے کیلئے!

بعض لوگ صُبحِ صادِق کے بعد فَجر کی اَذان کے دوران کھاتے پیتے رہتے ہیں، اور بعض کان لگا کر سُنتے ہیں کہ ابھی فُلاں مسجِد کی اَذان خَتم نہیں ہوئی یا کہتے ہیں: وہ سُنو! دُور سے اَذان کی آواز آرہی ہے! اور یوں کچھ نہ کچھ کھا لیتے ہیں۔ اگر کھاتے نہیں تو پانی پی کر اپنی اِصْطِلاح میں ''روزہ بند'' کرتے ہیں۔ آہ! اِس طرح ''روزہ بند'' تو کیا کریں گے روزے کو بِالکل ہی ''کُھلا'' چھوڑ دیتے ہیں اور یوں صُبحِ صادِق کے بعد کھا پی لینے کے سبب ان کا روزہ ہوتا ہی نہیں، اور سارا دن بُھوک پیاس کے سوا کچھ ان کے ہاتھ آتا ہی نہیں۔ ''روزہ بند'' کرنے کا تَعَلُّق اَذانِ فَجر سے نہیں صُبحِ صادِق سے پہلے پہلے کھانا پینا بند کرنا ضَروری ہے، جیسا کہ آیتِ مُقدَّسہ کے تحت گزرا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہر مسلمان کو عَقْلِ سَلیم عطا فرمائے اور صحیح اَوقات کی مَعلومات کر کے روزہ نَماز وغیرہ عِبادات دُرُست بجالانے کی توفیق مَرحمت فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کھانا پینا بند کر دیجئے

عِلْمِ دین سے دُوری کے سبب آج کل کافی لوگ اَذان یا سائرن ہی پر **سَحَری** و اِفطار کا دار و مَدار رکھتے ہیں بلکہ بَعض تو اَذانِ فَجر کے دَوران ہی ''روزہ بند''

کرتے ہیں۔ اِس عام غَلَطی کو دُور کرنے کیلئے کیا ہی اچھا ہو کہ **رَمَضانُ الْمُبارَک** میں روزانہ صُبْحِ صادِق سے تین مِنَٹ پہلے ہر مَسجِد میں بُلند آواز سے صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد کہنے کے بعد اِس طرح تین بار اِعلان کردیا جائے: ''**عاشِقانِ رسول مُتَوجِّہ ہوں، آج سَحَری کا آخِری وَقْت** (مَثَلاً) **چار بج کر بارہ مِنَٹ ہے، وَقْت خَتْم ہو رہا ہے، فوراً کھانا پینا بند کردیجئے، اَذان کا ہرگز اِنْتِظار نہ فرمایئے، اَذان سَحَری کا وَقْت خَتْم ہو جانے کے بعد نَمازِ فَجْر کے لئے دی جاتی ہے۔**''

ہر ایک کو یہ بات ذِہن نشین کرنی ضَروری ہے کہ اَذانِ **فَجْر** صُبْحِ صادِق کے بعد ہی دینی ہوتی ہے اور وہ ''روزہ بند'' کرنے کیلئے نہیں بلکہ صِرْف **نَمازِ فَجْر** کیلئے دی جاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی قافلے کی نیّت کرتے ہی مشکل آسان ہوگئی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قراٰن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر فرماتے رہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت کی بے شُمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آپ کی ذَوق اَفزائی کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک ''مَدَنی بہار'' گوش گزار کرتا ہوں، چُنانچہ لانڈھی (بابُ الْمدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بڑے بھائی کی شادی کے دن قریب آرہے تھے، اَخراجات کا اِنتِظام نہیں تھا، انہیں سَخت تشویش تھی، قَرْض لینے کا ذِہن بھی نہیں بن رہا تھا کہ ادا کرنے میں تاخیر کی صورت میں جان سے پیاری مَدَنی تحریک، ''**دعوتِ اسلامی**'' کے نام پر بٹّا لگ سکتا ہے۔ ایک دن اِنْتِہائی پریشانی کے عالَم میں انہوں نے نمازِ ظُہر ادا کی اور دل ہی دل میں نیّت کی کہ اگر رقم کا انتِظام ہوگیا تو **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصِل کروں گا۔ نماز سے فراغت کے بعد ابھی نمازیوں سے مُلاقات اور **اِنْفرادی کوشش** میں مَصرُوف تھے کہ امام صاحِب جو رِشتے میں ان کے تایا جان

تھے اور ان کی پریشانی سے واقِف بھی۔ اُنہوں نے انہیں بُلایا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بِغیر سُوال کے خود ہی رَقْم دینے کا وعدہ فرما لیا۔ وہ اسلامی بھائی دوسرے ہی دن مَدَنی قافِلے کے مسافِر بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے ان کی اُلجھن دُور ہوگئی۔ تاریخ طے ہوتے وَقْت بارِ قَرض تلے دَبے ہوئے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بڑے بھائی جان کی شادی بھی ہوگئی اور قَرض بھی اُتر گیا۔

قلب بھی شاد ہو، گھر بھی آباد ہو شادیاں بھی رچیں، قافلے میں چلو
قرض اتر جائے گا، خوب رزق آئے گا سب بلائیں ٹلیں، قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص ٦٧٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چھوٹے بھائی کی مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے ادائے قَرض کا انتِظام، رَقْم کا اِہتِمام اور بڑے بھائی کی شادی والا کام ہوگیا۔

قرض سے نجات کا عمل

ہر نَماز کے بعد سات بار **سُوْرَۃُ قُرَیْش** (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر دُعا مانگئے۔ پہاڑ جتنا قرض ہو گا تب بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ادا ہو جائے گا۔ عَمَل تا حُصُولِ مُراد جاری رکھئے۔

قرضہ اُتارنے کا وظیفہ

بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (ترجمہ: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے حلال رِزْق عَطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فَضْل و کرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کر دے) تا حُصُولِ مُراد ہر نَماز کے بعد 11، 11 بار اور صُبْح و شام 100، 100 بار روزانہ (اوّل و آخِر ایک ایک بار دُرُود شریف) پڑھئے۔ مروی ہوا کہ ایک مُکاتَب[1] نے حضرتِ

[1]: مُکاتَب: اس غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا مُعاہدہ کیا ہوا ہو۔ (جَوْھَرہ ج٢ ص١٤٢ مُلَخَّصاً)

مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں عرض کی: ''میں اپنی کِتابَت (یعنی آزادی کی قیمت) ادا کرنے سے عاجِز ہوں میری مدد فرمایئے۔'' آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تم پر جَبَلِ صِیر[1] جتنا دَین (یعنی قرض) ہوگا تو اللّٰہ تعالٰی تمہاری طرف سے ادا کر دے گا، تم یوں کہا کرو: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ (ترجمہ: یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے حلال رِزْق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فَضْل و کرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کر دے) (تِرمِذی ج ۵ ص ۳۲۹ حدیث ۳۵۷٤)

صُبْح و شام کی تعریف: آدھی رات کے بعد سے لے کر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صُبْح اور اِبْتِداءِ وقتِ ظُہر سے غُروبِ آفتاب تک شام کہلاتی ہے۔

مَدَنی مشورہ: پریشان حال اسلامی بھائی کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کر کے وہاں دُعا مانگے، اگر خود مَجْبور ہے مَثَلاً اسلامی بہن ہے تو اپنے گھر میں سے کسی اور کو سفر پر بھجوائے۔

اِفطار کا بیان

جب غُروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے، اِفطار کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے، نہ سائرن کا اِنتظار کیجئے نہ اَذان کا، فوراً کوئی چیز کھا پی لیجئے مگر کھجور یا چھوہارا یا پانی سے اِفطار کرنا سُنَّت ہے۔ ''فتاوٰی رضویہ'' میں ہے، **سوال**: روزہ اِفطار کرنا کس چیز سے مَسْنون (سُنَّت) ہے۔
جواب: خُرمائے تَر (یعنی کھجور) اور نہ ہو تو خُشک (یعنی چھوہارا) اور نہ ہو تو پانی۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱۰ ص ۶۲۸-۶۲۹)

---

[1]: صِیر ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (اَلنِّھایَۃ ج ۳ ص ۶۱)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

اِفطار کی دُعا

اِفطار کر لینے کے بعد مَثَلاً **کھجور** کھا کر یا تھوڑا سا پانی پی لینے کے بعد سُنّت پر عمل کرنے کی نِیّت سے نیچے دی ہوئی دُعا بھی پڑھئے، کہ مدینے کے تاجدار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم بوقتِ اِفْطار یہ دُعا پڑھتے: **اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ**۔ (ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رِزْق سے اِفطار کیا۔) (ابو داوٗد ج ۲ ص ٤٤٧ حدیث ۲۳٥۸) دوسری حدیثِ پاک میں **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ”اے علی! جب تم رَمضان کے مہینے میں روزہ رکھو تو اِفطار کے بعد یہ دُعا پڑھو: **اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ**۔ (ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھی پر بھروسا کیا اور تیرے ہی عطا کردہ رِزْق سے اِفطار کیا) تو تمہارے لیے تمام روزے داروں کی مِثل اَجْر لکھا جائے گا اور ان کے ثواب میں بھی کمی نہیں کی جائے گی۔“ (بُغیۃ الباحِث عن زوائِدِ مسندِ الحارث ج ۱ ص ٥۲۷ حدیث ٤٦۹) اس کے بعد ہو سکے تو مزید دُعائیں بھی کیجئے کہ وَقتِ قَبول ہے۔

اِفطار کے لیے اذان شرط نہیں

اِفْطار کی دُعا عُمُوماً قبل اَز اِفطار پڑھنے کا رواج ہے مگر امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے ”فتاوٰی رضویہ (مُخَرَّجہ) جلد 10 صَفْحہ 631“ میں اپنی تَحْقیق یہی پیش کی ہے کہ دُعا اِفطار کے بعد پڑھی جائے۔ اِفطار کیلئے اَذان شَرط نہیں، ورنہ اُن عَلاقوں یا شہروں میں روزہ کیسے کھلے گا جہاں مَساجِد ہی نہیں یا اَذان کی آواز نہیں آتی۔ بہر حال اَذان نَمازِ مغرِب کیلئے ہوتی ہے۔ جہاں مَساجِد ہوں! زہے نصیب! وہاں یہ طریقہ رائج ہو جائے کہ جیسے ہی آفتاب غُروب ہونے کا یقین ہو جائے، بُلند آواز سے ”صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد“ کہنے کے بعد اس طرح تین بار اِعلان کر دیا جائے: **”عاشِقانِ رسول! روزہ اِفْطار کر لیجئے۔“**

''مدینہ'' کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے اِفطار کے فضائل کے مُتَعَلِّق 5 فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ ''ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک اِفْطار میں جلدی کریں گے۔'' (بُخاری ج۱ ص۶۴۵ حدیث۱۹۵۷)

اِفْطار کروانے کی عظیمُ الشّان فضیلت

﴿۲﴾ ''جس نے حَلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ اِفْطار کروایا، فِرِشتے ماہِ رَمَضان کے اَوْقات میں اُس کے لئے اِسْتِغْفار کرتے ہیں اور جبرِیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) شبِ قَدْر میں اُس کیلئے اِسْتِغْفار کرتے ہیں۔'' (مُعجَم کبیر ج۶ ص۲۶۲ حدیث۶۱۶۲)

جبرِیل امین کے مُصافَحَہ کرنے کی عَلامت

﴿۳﴾ ''جو حَلال کمائی سے رَمَضان میں روزہ اِفْطار کروائے رَمَضان کی تمام راتوں میں فِرِشتے اُس پر دُرُود بھیجتے ہیں اور شبِ قَدْر میں جِبرِیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) اُس سے مُصافَحَہ کرتے ہیں اور جس سے جِبرِیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) مُصافَحَہ کرلیں اُس کی آنکھیں اَشک بار ہوجاتی ہیں اور اس کا دل نَرم ہوجاتا ہے۔'' (جَمْعُ الْجَوامِع ج۷ ص۲۱۷ حدیث۲۲۵۳۴)

﴿۴﴾ ''جو روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے میرے حَوض سے پلائے گا کہ جنّت میں داخِل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔''

(ابن خُزَیمہ ج ۳ ص۱۹۲ حدیث۱۸۸۷)

﴿۵﴾ ''جب تم میں کوئی روزہ اِفْطار کرے تو کھجُور یا چُھوہارے سے اِفْطار کرے کہ وہ بَرَکت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔'' (تِرمذی ج۲ ص۱۶۲ حدیث۶۹۵)

سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِفطار

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نَماز سے پہلے تر

کھجوروں سے روزہ اِفْطار فرماتے ، تَر **کھجوریں** نہ ہوتیں تو چند خُشک **کھجوریں** یعنی چُھوہاروں سے اور یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چُلّو پانی پیتے۔'' (ابوداؤد ج۲ ص۴٤٧ حدیث٢٣٥٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مُبارَکہ میں **سَحَری** اور اِفطار میں **کھجور** کے اِستِعمال کی ترغیب موجود ہے، بے شک **کھجور** میں لاتعداد برکتیں اور کئی بیماریوں کا عِلاج ہے۔

سیِّدی اعلیٰ حضرت کی پچیسویں شریف کے پچیس حُروف کی نسبت سے کھجور کے 25 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **اللہ** کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ صِحّت نِشان ہے: '' **عالِیہ** '' (یعنی مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں مسجِدِ قُبا شریف کی جانِب ایک جگہ کا نام) کی **عَجْوَہ** (مدینۂ منورہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی سب سے عظیم کھجور کا نام) میں ہر بیماری سے شِفا ہے۔ ایک روایت کے مطابِق ''سات روز تک روزانہ **سات عَجْوَہ کھجوریں** کھانا جُذام (یعنی کوڑھ) میں نَفْع دیتا ہے۔'' (الکامل لابن عدی ج۷ ص ٤٠٧)

﴿۲﴾ **میٹھے میٹھے آقا**، مَکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نِشان ہے: **عَجْوَہ** کھجور جنَّت سے ہے، اس میں **زَہر** سے شِفا ہے۔ (ترمذی ٤ ص١٧ حدیث ٢٠٧٣) **بُخاری** شریف کی روایت کے مُطابِق جس نے نَہار مُنہ عَجْوَہ کھجور کے سات دانے کھالئے اس دن اسے **جادو** اور **زَہر** بھی نقصان نہ دے سکیں گے۔ (بُخاری ج۳ ص٥٤٠ حدیث ٥٤٤٥)

﴿۳﴾ **سیِّدُنا** ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، کھجور کھانے سے **قُولَنج** (یعنی بڑی انتڑی کا درد) نہیں ہوتا۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج١٠ ص١٢ حدیث٢٨١٩١)

﴿٤﴾ **طبیبوں** کے طبیب، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ صِحّت نِشان ہے:

''نَہار مُنہ کھجور کھاؤ اس سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔'' (اَلْجَامِعُ الصَّغِیر ص۳۹۸ حدیث۶۳۹۴)

﴿۵﴾ حضرتِ سَیِّدُنا رَبِیع بن خُثَیم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''میرے نزدیک حامِلہ کے لئے کھجور سے اور مریض کیلئے شَہد سے بہتر کسی چیز میں شِفا نہیں۔'' (تفسیرِ دُرِّ مَنْثُور ج۵ ص۵۰۵)

﴿۶﴾ سیِّدی محمد احمد ذَہبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''حامِلہ کو کھجوریں کھلانے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ لڑکا پیدا ہوگا جو کہ خوبصورت بُرْدبار اور نَرم مزاج ہوگا۔''

﴿۷﴾ جو فاقے (یعنی بھوک) کی وجہ سے کمزور ہوگیا ہو اُس کیلئے کھجور بَہُت مُفید ہے کیونکہ یہ غذائیت سے بھرپور ہے اس کے کھانے سے جلد توانائی بَحال ہوجاتی ہے، لہٰذا کھجور سے اِفْطار کرنے میں یہ حِکْمت بھی ہے۔

﴿۸﴾ روزے میں فوراً برف کا ٹھنڈا پانی پی لینے سے گیس، تبخیر (تَبْ۔خیر) مِعْدہ اور جگر کے وَرَم کا سَخْت خَطْرہ ہے، کھجور کھا کر ٹھنڈا پانی پینے سے نقصان کا خطرہ ٹل جاتا ہے، مگر سَخْت ٹھنڈا پانی ہرگز نہیں پینا چاہئے۔

﴿۹﴾ کھجور اور ککڑی[1] نیز کھجور اور تَربوز ایک ساتھ کھانا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ثابت ہے[2]۔ اس میں بھی حکمتوں کے مدنی پھول ہیں۔ طبیبوں کا کہنا ہے کہ اس سے جِنْسی وجسمانی کمزوری اور دُبلا پَن دور ہوتا ہے۔

مَکّھن کے ساتھ کھجور کھانا بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ثابت ہے۔ (ابن ماجه ج٤ ص٤١ حديث ٣٣٣٤)

﴿۱۰﴾ کھجور کھانے سے پُرانی قَبْض دُور ہوتی ہے۔

﴿۱۱﴾ دَمے، دل، گُردے، مَثانے، پِتّے اور آنتوں کے اَمراض میں کھجور مُفید ہے۔ یہ بَلْغَم خارِج کرتی، مُنہ کی خُشکی دور کرتی اور پیشاب آور ہے۔

﴿۱۲﴾ دل کی بیماری اور کالا موتیا کیلئے کھجور گُٹھلی سمیت کوٹ کر کھانا مُفید ہے۔

مـــــــــــــــــــدینـــــہ

[1] مسلم ص۱۱۳۰ حدیث۲۰۴۳۔ [2] شمائلِ تِرمذی ص۱۲۱ حدیث ۱۹۰

www.dawateislami.net

﴿۱۳﴾ **کَھجور** بھگو کر اس کا پانی پی لینے سے **جِگر** کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ **دَہشت** کی بیماری میں بھی یہ پانی مُفید ہے۔

(رات کو بھگو کر صبح نَہار مُنہ اس کا پانی پئیں مگر بِھگونے کے لئے پانی ڈال کر فریزر میں نہ رکھیں)

﴿۱۴﴾ **کَھجور** دودھ میں اُبال کر کھانا بہترین مُقوّی (مُ۔قَوْ۔وِی یعنی طاقت دینے والی) غِذا ہے، یہ غذا بیماری کے بعد کی کمزوری دور کرنے کیلئے بے حد مُفید ہے۔

﴿۱۵﴾ **کَھجور** کھانے سے زَخْم جلدی بھرتا ہے۔

﴿۱۶﴾ **یَرْقان** (یعنی پیلیا) کیلئے کَھجور بہترین دَوا ہے۔

﴿۱۷﴾ تازہ پکّی کھجوریں صَفرا (یعنی ''**پت**'' جس سے قَے کے ذَرِیْعے کڑوا پانی نکلتا ہے) اور تیزابیت کو خَتْم کرتی ہیں۔

﴿۱۸﴾ **کَھجور** کی گُٹھلیاں آگ میں جلا کر اس کا مَنْجن بنالیجئے، یہ دانت چمکدار اور مُنہ کی بدبُو دُور کرتا ہے۔

﴿۱۹﴾ **کَھجور** کی جلی ہوئی گُٹھلیوں کی راکھ لگانے سے زَخْم کا خون بند ہوتا اور زَخْم بھر جاتا ہے۔

﴿۲۰﴾ **کَھجور** کی گُٹھلیوں کو آگ میں ڈال کر دھونی لینے سے بواسیر کے مَسّے خُشک ہو جاتے ہیں۔

﴿۲۱﴾ **کَھجور** کے درخت کی جڑوں یا پتّوں کی راکھ سے مَنْجن کرنا دانتوں کے درد کیلئے مفید ہے، جڑوں یا پتّوں کو پانی میں اُبال کر اُس سے کلیاں کرنا بھی **دانتوں** کے دَرْد میں فائِدے مند ہے۔

﴿۲۲﴾ **جسے** کَھجور کھانے سے کسی قِسم کا نقصان (side effect) ہوتا ہو وہ اَنار کے رس یا خَشْخاش یا کالی مِرچ کے ساتھ استِعمال کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔

﴿۲۳﴾ **اَدھ** پکّی اور پُرانی کَھجوریں بَیک وَقْت (یعنی ایک ہی وَقْت میں) کھانا نقصان دہ ہے۔ اسی طرح کَھجور کے ساتھ انگور یا کِشْمِش یا مُنَقّٰی ملا کر کھانا، کَھجور اور اَنْجیر بَیک وَقْت کھانا، بیماری سے اُٹھتے ہی کمزوری میں زیادہ کَھجوریں کھانا اور آنکھوں کی بیماری میں کَھجوریں کھانا مُضِر یعنی نُقصان دِہ ہے۔

﴿۲۴﴾ ایک وَقْت میں 5 تولہ (یعنی 58.32 گرام) سے زیادہ کَھجوریں نہ کھائیں ۔ پُرانی کَھجور کھاتے وَقْت کھول کر اندر سے دیکھ لیجئے کیوں کہ اس میں بعض اَوقات سُرسُریاں (یعنی چھوٹے چھوٹے لال کیڑے) ہوتی ہیں، لہٰذا صاف کر کے کھائیے۔ جس کَھجور میں کیڑے ہونے کا گُمان ہواُسے صاف کئے بغیر کھانا مکروہ ہے۔ بیچنے والے چمکانے کیلئے اکثر سَرسوں کا تیل لگا دیتے ہیں لہٰذا بہتر یہ ہے کہ کھجوریں چند مِنَٹ کیلئے پانی میں بھگو دیجئے تا کہ مکّھیوں کی بیٹ اور میل کچیل وغیرہ چھوٹ جائے پھر دھو کر استِعمال فرمائیے۔ دَرَخْت کی پکی ہوئی کَھجوریں زیادہ **مُفید** ہوتی ہیں۔ (مگر دھوئے بغیر کھجوریں بلکہ کوئی سا پھل اور سبزی وغیرہ استِعمال نہ کریں ورنہ گرد و غبار، مکھیوں، کیڑے مکوڑوں کی بیٹ اور جراثیم کش دواؤں کے اثرات پیٹ میں جا کر بیماریوں کا باعِث ہو سکتے ہیں)

﴿۲۵﴾ مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی کَھجوروں کی گٹھلیاں مت پھینکئے، کسی ادب کی جگہ ڈال دیجئے یا دریا بُرد فرما دیجئے، بلکہ ہو سکے تو سَروتے (سَ۔رَوْ۔تے) سے باریک ٹکڑیاں کر کے یا پیس کر ڈِبیہ میں ڈال کر جیب میں رکھ لیجئے اور چھالیہ کی جگہ استِعمال کر کے اس کی بَرَکتیں لوٹئے۔ کوئی چیز خواہ دنیا کے کسی بھی خطّے کی ہو جب **مدینۂ منوّرہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی فَضاؤں میں داخِل ہوئی تو مدینے کی ہوگئی لہٰذا عاشِقانِ رسول اُس کا اَدب کرتے ہیں۔

کیا حدیث میں بتایا ہوا علاج ہر ایک کر سکتا ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ ’’کَھجور کے 25 مدنی پھول‘‘ میں مختلف اَمراض میں ’’کَھجور‘‘ کے ذریعے عِلاج تجویز کیا گیا ہے، اِس سلسلے میں آیِندہ سُطُور کا بغور مُطالعہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نَفْع بَخْش پائیں گے۔ چُنانچِہ (حدیثِ پاک: ’’فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ۔ یعنی کالا دانہ (کلونجی) میں موت کے سوا ہر بیماری سے شِفا ہے‘‘ کے تحت) **مُفَسِّرِ** شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ہر مرض (میں شِفا) سے مُراد ہر بَلْغَمی اور رَطُوبت کے اَمراض میں (شِفا ہے)، کیونکہ **کلونجی** گرم اور خُشک ہوتی ہے لہٰذا مَرطُوب (یعنی تَری والی) اور سردی کی

بیماریوں میں مُفید ہوگی۔ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: یہاں مُراد **عَرَب کی عام بیماریاں** ہیں (مِرقات) یعنی کلونجی عَرَب کی عام بیماریوں میں مُفید ہے۔ خیال رہے کہ احادیثِ شریفہ کی دوائیں کسی حاذِق طبیب (یعنی ماہر طبیب) کی رائے سے استِعمال کرنی چاہئیں (اہلِ عرب کو تجویز کردہ دوائیں) صِرف (اپنی) رائے سے استِعمال نہ کریں کہ ہمارے (طَبْعی) مِزاج اہلِ عَرَب کے (طَبْعی) مِزاج سے جُدا گانہ ہیں۔ (مراٰۃ ج۶ ص۲۱۶،۲۱۷) ساتھ ہی یہ بھی خاص تاکید ہے کہ **اِس کتاب میں دیا ہوا کوئی بھی نُسخہ اپنے طبیب سے مشورہ کئے بِغیر اِستِعمال نہ کیا جائے اگرچِہ یہ نُسخہ اُسی بیماری کیلئے ہو جس سے آپ دوچار ہوں۔** یاد رہے! لوگوں کی طَبْعی (طَب۔عی) کیفیّات جُدا جُدا ہوتی ہیں، بسا اوقات ایک ہی **دوا** کسی کیلئے شِفا و آرام کا باعث بنتی ہے تو کسی کیلئے **موت کا پیام** لاتی ہے۔ لہٰذا آپ کی جسمانی کیفیّات سے واقِف آپ کا مَخْصوص طبیب ہی یہ طے کر سکتا ہے کہ آپ کو کون سا نُسخہ مُوافِق آ سکتا ہے اور کون سا نہیں۔

اِفطار کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے

دو فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: **(1)** ''بے شک روزہ دار کے لئے اِفْطار کے وَقْت ایک ایسی دُعا ہوتی ہے جو رَدّ نہیں کی جاتی۔'' (ابنِ ماجہ ج۲ ص۲۵۰ حدیث ۱۷۵۳) **(2)** ''تین شخصوں کی دُعا رَدّ نہیں کی جاتی ﴿۱﴾ بادشاہِ عادِل کی اور ﴿۲﴾ روزہ دار کی بوَقْتِ اِفْطار اور ﴿۳﴾ مَظْلُوم کی۔ اِن تینوں کی دُعا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بادَلوں سے بھی اُوپر اُٹھا لیتا ہے اور آسمان کے دروازے اُس کیلئے کُھل جاتے ہیں اور **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) فرماتا ہے: ''مجھے میری عزّت کی قَسَم! میں تیری ضَرور مَدَد فرماؤں گا اگرچِہ کچھ دیر بعد۔'' (اَیضاً ص ۳۴۹ حدیث ۱۷۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہم کھانے پینے میں رہ جاتے ہیں!

پیارے روزہ دارو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِفْطار کے وَقْت دُعا قبول ہوتی ہے، آہ! اِس قَبولیّت کی گھڑی میں ہمارا نَفْس اِس موقع پر سَخْت آزمائش میں پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ اِس وَقْت اکثر ہمارے آگے اَنواع و اَقسام کے پَھلوں، کباب، سموسوں، پکوڑوں

www.dawateislami.net

کے ساتھ ساتھ گرمی کا موسم ہو تو ٹھنڈے ٹھنڈے شربت کے جام بھی مَوجود ہوتے ہیں، اِدھر سورج غُروب ہوا، اُدھر کھانوں اور شربتوں پر ہم ایسے ٹوٹ پڑتے ہیں کہ دُعا یاد ہی نہیں رہتی! دُعا تو دُعا ہمارے کچھ اِسلامی بھائی اِفْطار کے دَوران کھانے پینے میں اس قدَر مشغول ہو جاتے ہیں کہ ان کو نَمازِ مغرب کی پُوری جماعت تک نہیں مِلتی، بلکہ **مَعَاذَاللّٰہ** بعض تو اِس قدَر سُستی کرتے ہیں کہ گھر ہی میں اِفْطار کر کے وَہیں پر بِغیر جَماعت نَماز پڑھ لیتے ہیں۔ تَوبہ! توبہ!!

جنَّت کے طلب گارو! اتنی بھی غفلت مت کیجئے!! نَمازِ باجَماعت کی شریعت میں نہایت سخت تاکید آئی ہے۔ یاد رکھئے! بِلا کسی صحیح شَرْعی مجبوری کے مسجِد کی **پنج وَقتہ** نَماز کی پہلی جَماعت ترک کر دینا گُناہ ہے۔

غذائے اِفطار کے بعد نَماز کیلئے مُنہ صاف کرنا ضَروری ہے

بہتر یہ ہے کہ ایک آدھ کَھجور سے اِفْطار کر کے فوراً اچّھی طرح مُنہ صاف کر لے اور نَمازِ باجماعت میں شریک ہو جائے۔ آج کل مسجِد میں لوگ پھل پکوڑے وغیرہ کھانے کے بعد اچّھی طرح مُنہ صاف نہیں کرتے یوں ہی جماعت میں شریک ہو جاتے ہیں حالانکہ غِذا کا معمولی ذرّہ یا ذائِقہ بھی مُنہ میں نہیں ہونا چاہئے کہ **میرے آقا** اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: مُتَعَدِّد اَحادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ "جب بندہ نَماز کو کھڑا ہوتا ہے فِرِشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اِس کے مُنہ سے نکل کر فِرِشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وَقْت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت اِیذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔" **حُضُورِ** اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ **مُحْتَشَم** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نَماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے کہ مِسواک کر لے کیونکہ جب وہ اپنی نَماز میں قراءت (قِرَا۔ءَت) کرتا ہے تو فِرِشتہ اپنا منہ اِس کے مُنہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اِس کے مُنہ سے نکلتی ہے وہ فِرِشتے کے مُنہ میں داخِل ہو جاتی ہے[1] اور "طَبَرانی نے کبیر" میں حضرتِ سیِّدُنا ابوایُّوب اَنصاری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے رِوایت کی ہے

[1] شُعَبُ الْاِیمان ج۲ ص۳۸۱ رقم۲۱۱۷۔

کہ دونوں فِرِشتوں پر اس سے زِیادہ کوئی چیز گِراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نَماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔ (مُعجَم کبِیر ج ٤ ص ١٧٧ حدیث ٤٠٦١، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج١ ص ٦٢٤۔ ٦٢٥) مسجِد میں اِفْطار کرنے والوں کیلئے اکثر مُنہ صاف کرنا دشوار ہوتا ہے کہ اچّھی طرح صفائی کرنے بیٹھیں تو جماعت نکل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے لہٰذا مشورہ ہے کہ صِرْف ایک آدھ کھجور کھا کر پانی پی لیں پانی کو مُنہ کے اندر خوب جُنْبِش دیں یعنی ہلائیں تا کہ کھجور کی مٹھاس اور اس کے اَجزا چھوٹ کر پانی کے ساتھ پیٹ میں چلے جائیں ضَرورتاً دانتوں میں خِلال بھی کریں۔ اگر مُنہ صاف کرنے کا موقع نہ ملتا ہو تو آسانی اسی میں ہے کہ صِرْف پانی سے افطار کر لیجئے۔ مجھے وہ روزہ دار بڑے پیارے لگتے ہیں جو طرح طرح کی نعمتوں کے تھالوں سے بے نیاز ہو کر غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجِد کی پہلی صَف میں، پانی لے کر بیٹھ جائیں کہ اِس طرح اِفْطار سے جلدی فراغت بھی ملے، مُنہ بھی صاف رہے اور پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نَماز بھی نصیب ہو جائے۔

اللہ

”کُرونا“ سے ہم کو بچا یا الٰہی

”کُرونا“ سے ہم کو بچا یاالٰہی! پَرے ہو یہ ہم سے بلا یاالٰہی

”کُرونا“ میں جو مُبتلا ہیں انہیں تُو کرم سے عطا کر شِفا یاالٰہی

”کُرونا“ سے سب لوگ گھبرا گئے ہیں تو ہمّت دے اور حوصلہ یاالٰہی

”کُرونا“ ہمارا بھلا کیا بگاڑے سہارا ہے ہم کو ترا یاالٰہی

”کُرونا“ کا ڈر دُور فرما کے یا رب! تو کر خوف اپنا عطا یاالٰہی

زباں پر ”کُرونا کُرونا“ کے بدلے ترا ذِکر ہو یا خدا یاالٰہی

”کُرونا“ کا شاہِ مدینہ کے صدقے تو دُنیا سے کر خاتمہ یاالٰہی!

”کُرونا“ کے بدلے گناہوں کا ڈر دے ندامت سے ہم کو رُلا یاالٰہی

ڈریں نارِ دوزخ سے اے کاش ہر دم تو جنّت میں ہم کو بسا یاالٰہی

گناہوں سے توبہ کی توفیق دے دے ہمیں نیک بندہ بنا یاالٰہی

رہے خوف ہر دم بُرے خاتمے کا ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

تو عطّار کو دے دے شوقِ ملاقات

تُو قُرب اپنا کر دے عطا یاالٰہی

۱۹ رَجب ۱۴۴۱ھ
15-03-2020

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قراٰن شفاعت کرکے جنّت میں لے جائے گا

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس شخص نے قراٰنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قراٰنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قراٰن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنت میں لے جائے گا۔

(تاریخ مدینہ دمشق، ۴۱/۳، معجم کبیر، ۱۰/۱۹۸، حدیث: ۱۰۴۵۰)

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net